# حصہ نظم

1

# حمد

اس سبق کی تدریس کے بعد طلبہ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

سننا
- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر سن کر الفاظ کے اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی تک رسائی حاصل کر سکیں۔
- مختلف سمعی ذرائع سے کہانی، نظم، واقعہ، تقریر، اعلان، خطبہ، گفت گو، خبر، ڈراما، ہدایت اور فیچر سن کر عمدہ سامع کے طور پر مدلل رائے دے سکیں۔

پڑھنا
- نظم کو فہم کے ساتھ پڑھ کر متعلقہ سوالات (براہِ راست، بالواسطہ اور کثیر الجہت) کے جوابات دے سکیں۔
- شاعری کی تکنیک، مقصد اور اسلوب پر مبنی سوالات کے جوابات دے سکیں۔
- دو نظموں کا موازنہ کر سکیں اور شاعر کا اندازِ بیان سمجھ کر اس پر تبصرہ کر سکیں۔

لکھنا
- نظم کے اشعار کی حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

قواعد/زبان
- مترادف الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے تحریر میں برجستہ استعمال کر سکیں۔

شناسی
- الفاظ و معانی سے واقفیت اور ان کے انتخاب میں لغت اور تھیسارس کا استعمال کر سکیں۔
- درست تلفظ کی فہم کے لیے اعراب کا استعمال کر سکیں۔

| | | | | |
|---|---|---|---|---|
| خاص | بے نِشاں | باغ باں | پِنہاں | جَلوَت |
| الفاظ | چَمَن | خَلوَت | عَیاں | مَحرَم |

## ہدایات برائے اساتذہ کرام

- طلبہ کو حمدیہ کلام لکھنے والے کوئی سے دو شعرا کے کلام اور اُن کے اندازِ بیان سے متعارف کراتے ہوئے دونوں کے کلام کا موازنہ کرنے کی مشق کرائیں۔
- طلبہ کو لغوی، اصطلاحی اور کنایاتی معانی کے حوالے سے معلومات دیں تاکہ وہ نظم پارہ پڑھ کر اس کے معانی تک رسائی حاصل کر سکیں۔

### امیر مینائی (۱۸۲۹ء۔۱۹۰۰ء)

امیر احمد مینائی نام۔ تخلص امیرؔ، لکھنؤ میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام کرم احمد مینائی لکھنوی تھا۔ عربی اور فارسی کی تعلیم فرنگی محل، لکھنؤ میں حاصل کی۔ ۱۸۵۳ء میں واجد علی شاہ سلطانِ اودھ کی ملازمت اختیار کی اور دو کتابیں ارشاد السلطان اور ہدایت السلطان تصنیف کر کے پیش کیں۔ تین سال بعد سلطنتِ اودھ ضبط ہو جانے سے بے روزگار ہو گئے۔ ۱۸۵۸ء میں رام پور کی عدالتِ دیوانی کے مفتی مقرر ہوئے۔

فنِ شعر میں مظفر علی خان اسیرؔ کے شاگرد تھے۔ موزونیِ طبع اور علمی استعداد کی بہ دولت شعر گوئی میں کمال حاصل کر لیا۔ رام پور کی شاعرانہ صحبتوں میں اس فن کو مزید جِلا ملی۔ شاعری میں اعلیٰ استعداد رکھنے کے باعث نواب کلب علی خان والیِ رام پور نے انھیں اپنا استاد مقرر کیا

امیرؔ کی تصانیف میں غزلوں کے دو دیوان مراۃ الغیب اور صنم خانہ عشق مشہور ہیں۔ محامدِ خاتم النبیین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے نام سے پورا دیوان نعتیہ ہے جس سے اُن کا جوشِ عقیدت نمایاں ہوتا ہے۔ امیرؔ کے کلام میں رنگینی اور مرصع کاری نظر آتی ہے۔

## پڑھیں

> **پڑھنے سے پہلے پوچھیں**
> - اللہ تعالیٰ کی تعریف میں لکھی جانے والی نظم کو کیا کہتے ہیں؟

دوسرا کون ہے؟ جہاں تُو ہے
کون جانے تجھے؟ کہاں تُو ہے

لاکھ پردوں میں، تُو ہے بے پردہ
سو نشانوں پہ ،بے نشاں تُو ہے

تُو ہے خلوت میں، تُو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں، کہیں عیاں تُو ہے

نہ مکاں میں، نہ لامکاں میں کچھ
جلوہ فرما، یہاں وہاں تُو ہے

نہیں تیرے سوا ،یہاں کوئی
میزباں تُو ہے، مہماں تُو ہے

رنگ تیرا یہ چمن میں، بُو تیری
خوب دیکھا تو، باغ ہاں تُو ہے

محرمِ راز، تو بہت ہیں امیرؔ
جس کو کہتے ہیں رازداں، تُو ہے

(مرآۃ الغیب)

## مشق

**سننا**

ا۔ درج ذیل اشعار کو ایک طالب علم درست تلفظ کے ساتھ بلند آواز میں پڑھے جب کہ باقی طلبہ ان اشعار میں موجود الفاظ (پردوں، نشانوں، مکاں، میزباں، مہماں) کے لغوی، اصطلاحی اور کنایاتی معانی تک رسائی حاصل کریں۔

لاکھ پردوں میں، تُو ہے بے پردہ
سو نشانوں پہ ،بے نشاں تُو ہے

نہ مکاں میں، نہ لامکاں میں کچھ
جلوہ فرما، یہاں وہاں تُو ہے
نہیں تیرے سوا ، یہاں کوئی
میزباں تُو ہے، مہماں تُو ہے

**پڑھنا**

۲۔ درج ذیل اشعار کو فہم کے ساتھ پڑھیں اور دیے گئے سوالات کے جوابات لکھیں۔

دوسرا کون ہے جہاں تُو ہے
کون جانے تجھے کہاں تُو ہے

لاکھ پردوں میں تُو ہے بے پردہ
سو نشانوں پہ بے نشاں تُو ہے

تُو ہے خلوت میں تُو ہے جلوت میں
کہیں پنہاں کہیں عیاں تُو ہے

سوالات:

الف۔ پہلے شعر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیں۔
ب۔ ان اشعار سمیت پوری نظم کی تکنیک اور اسلوب پر روشنی ڈالیں۔
ج۔ لاکھ پردوں میں تُو ہے بے پردہ" سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
د۔ دوسرے شعر کا مرکزی خیال لکھیں۔
ہ۔ خلوت اور جلوت کا کیا مطلب ہے؟
و۔ کہیں پنہاں کہیں عیاں تُو ہے" اس مصرع میں شاعر نے اللہ تعالیٰ کی کون سی قدرت بیان کی ہے؟
ز۔ ان اشعار کے لکھنے کا مقصد (موضوع) کیا ہے؟

۳۔ اسلوب اور اندازِ بیان کے حوالے سے سبق نمبر ۸ کی مشق میں جو بحث کی گئی ہے اس کے اہم نکات کو پیش نظر رکھ کر درج ذیل دو نظموں کے اشعار کو پڑھ کر ان کا موازنہ کریں اور شاعر کا اندازِ بیان سمجھ کر اس پر تحریری/زبانی تبصرہ کریں۔

(الف)

کس کا نظام راہ نما ہے افق افق
جس کا دوام گونج رہا ہے افق افق
شانِ جلال کس کی عیاں ہے جبل جبل
رنگِ جمال کس کا جما ہے افق افق

مکتوم کس کی موج کرم ہے صدف صدف
مرقوم کس کا حرفِ وفا ہے افق افق

(ب)

حاجت روا بھی تُو ہے، مشکل کُشا بھی تُو ہے
خلاقِ دو جہاں ہے، سب کا خُدا بھی تُو ہے

روزِ ازل بھی تیرا، شامِ ابد بھی تیرا
ہر ابتدا بھی تُو ہے، ہر انتہا بھی تُو ہے

دُکھ درد میں تجھی کو، مولا! پکارتے ہیں
ٹوٹے ہوئے دِلوں کا، ہاں، آسرا بھی تُو ہے

## لکھنا

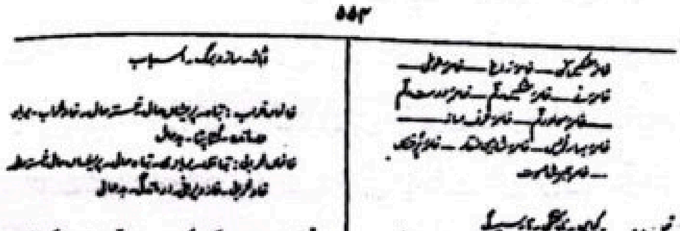

۴۔ نظم کے اشعار کے حوالوں (شاعری کے پس منظر، اندازِ بیان، شعری محاسن کے استعمال کی وضاحت) کے ساتھ تشریح کر سکیں۔

## قواعد/زبان شناسی

۵۔ تھیسارس کا استعمال کرتے ہوئے درج ذیل کے الفاظ بنائیں جب کہ لُغت کی مدد سے ان کے معانی بھی بتائیں۔

وطن، مدرسہ، باغ، خاندان، فرنیچر

۶۔ درج ذیل الفاظ کے درست تلفظ کی فہم کے لیے ان پر اعراب لگائیں۔

جلوت، خلوت، پنہاں، عیاں، محرم

مترادف الفاظ: ایسے الفاظ جن کے معانی ایک جیسے ہوں، مترادف الفاظ کہلاتے ہیں: مثلاً: شب سے رات آدمی سے انسان

۷۔ درج ذیل الفاظ میں سے مترادف الفاظ کی شناخت کرتے ہوئے انھیں اپنی تحریر میں برجستہ استعمال کرتے ہوئے پیراگراف لکھیں۔

سحر، گندگی، موسم، صبح، چالاک، فصل، طوالت، غلاظت لمبائی، عیار

## لغوی، اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی:

اردو زبان میں متعدد ایسے الفاظ موجود ہیں جن کا استعمال معانی کے لحاظ سے مختلف پہلوؤں سے کیا جاتا ہے۔ اس استعمال میں لغوی، اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی بھی شامل ہیں۔

لغوی معانی ایسے معانی کو کہتے ہیں جو کسی لفظ کے لیے کسی بھی زبان کی لغت میں درج کیے گئے ہوں۔ یہی معانی اس لفظ کے حقیقی اور اصل معانی ہوتے ہیں۔ جیسے: شیر بہ معنی ایک جانور۔ چاند بہ معنی آسمان پر چمکنے والا ایک سیارہ

کسی لفظ کا ایسا استعمال جس میں حقیقی یا اصلی (لغوی) معانی کی بہ جائے کوئی اور معانی عام ہو جائیں۔ اس کے لیے اہل زبان یا اہل ادب کسی لفظ کو تواتر اور تسلسل کے ساتھ ایک مخصوص معنی میں استعمال کرتے رہتے ہیں تو وہ اس لفظ کے اصطلاحی معانی بن جاتے ہیں اور اصل معانی پس منظر میں چلے جاتے ہیں۔ مثال کے طور پر: غزل کے لغوی معانی عورتوں سے باتیں کرنا لیکن اصطلاح میں شاعری کی ایک مخصوص صنف سخن ہے۔ قصیدہ کا لغوی معنی گودا یا مغز ہیں مگر اصطلاح زبان و ادب میں قصیدہ ایک ایسی نظم ہوتی ہے جس میں کسی کی سرکاری اہل کار، افسر، بادشاہ، وزیر، مشیر یا عہدے دار کی تعریف یا طنزیہ تعریف بیان کی جائے۔

کسی لفظ کے اصلی اور لغوی معانی کی بہ جائے ایسے معانی میں استعمال جس کا اصل یعنی لغوی معانی سے دور کا تعلق بھی ہو۔ جیسے: ماں اپنے بچے کے لیے کہے: میرا چاند سو رہا ہے۔ اس مثال میں چاند خوب صورتی کی بنیاد پر مجازی معانی میں بیٹے کو کہا گیا ہے یعنی اصلی معانی کی بہ جائے ایسے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے جو وصف ایک ماں اپنے بچے میں دیکھتی ہے۔ اس مثال میں بچے اور چاند میں ایک تعلق خوب صورتی کا ہے۔

کنائے میں لفظ کو مرادی معانی میں استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کے حقیقی اور مجازی معانی میں تشبیہ کے علاوہ کوئی نہ کوئی تعلق ضرور ہوتا ہے۔ اس تعلق کی نزاکت کا دارومدار اہل زبان پر ہوتا ہے۔ اہل زبان جس لفظ کو جس کنایاتی معنی میں استعمال کر لیں باقی تمام لوگ اسی سلیقے کے پابند ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر: اُسے کالے نے کاٹا۔ اس مثال میں "کالے" سے مراد سانپ ہے۔ حالاں کہ ضروری نہیں کہ سانپ کا رنگ کالا ہی ہو۔ جب سے چولہا ٹھنڈا ہوا کوئی پوچھتا تک نہیں۔ اس مثال میں چولہا ٹھنڈا ہونا، کنایاتی معنوں میں غربت کا آنا ہے۔

۸۔ لغوی، اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معنی کے حامل دو دو الفاظ مع اُن کی وضاحت تحریر کریں۔

### سرگرمی

مختلف سمعی ذرائع سے مظفر وارثی کی آواز میں "کوئی تو ہے جو نظامِ ہستی چلا رہا ہے" سن کر عمدہ سامع کے طور پر اپنی مدلل رائے دیں اور الفاظ کے اصطلاحی، مجازی اور کنایاتی معانی تک رسائی حاصل کریں۔